نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ؏ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمیکو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ؏

نمبرہ جلد ۳ | لودیانہ ۴ فروری ۱۸۷۵ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل

دفعہ ۱ - یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی +

دفعہ ۲ - مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اول آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو +

سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳ - قیمت سالیانہ بلا محصول ؏ مع محصول ؏ ششماہی بلا محصول ۱۱ مع محصول ؏ سہ ماہی بلا محصول ۷ مع محصول ۱۲ ماہواری بلا محصول ۲ مع محصول کچار آنہ +

میعاد پیشگی سال کے واسطے ۲ ماہ اور شش ماہ کے واسطے ایک ماہ سہ ماہی کے واسطے پندرہ یوم ماہواری دست بدست مابعد المضاعف +

اور جو صاحب واسطے ایک سال کے درخواست کرکے درمیان میں التواء اخبار کی چاہینگے پورے سال کی قیمت لی جاویگی کیونکہ یہہ معاملہ حسابی ہمارے دستور العمل کے موافق ہی +

دفعہ ۴ - جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں اُن کی شرح یہہ ہی +

۶ پرچہ کے واسطے ؏ بلا محصول مع محصول ؏ ۱۲ پرچہ کے واسطے ؏ بلا محصول مع محصول ؏ ۶ پرچہ اور ۱۲ پرچہ کے خریدار ایک جائی کو ایک پرچہ بطور نذر دیا جاویگا +

دفعہ ۵ - کارسپانڈنٹ اس اخبار کے وے صاحب ہوسکتے ہیں کہ جو خبریں ہفتہ وار اگر خبر نہ ہو تو مضمون مفید عام ارسال کرتے رہیں - مگر خبر ہو تو راست اور صحیح ہو اور مضمون ہو تو مہذبانہ ہو غیر مہذبی کوئی فقرہ نہو اور صحیح خوشخط نام نستعلیق کارسپانڈنٹ کا خبر کے نیچے ہونا چاہئے +

دفعہ ۶ - کوئی صاحب خط بیرنگ مطبع میں روانہ نکرے خواہ کسی طرحکا معاملہ ہو +

اشتہار

حفظِ صحت کے وسایل ریاضت اور صفائی

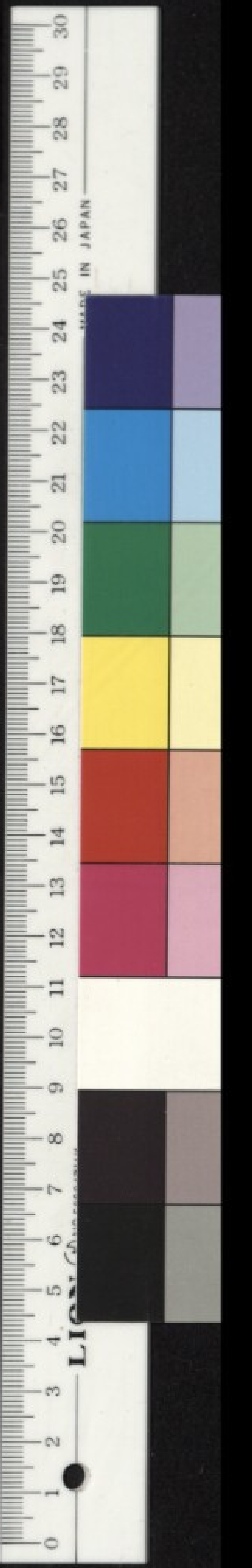
اغذیہ اور ادویہ جب مناسب اندازہ اور مناسب وقت پر معدہ میں داخل ہوتی ہیں تو مختلف قوا کے فعل سے تحلیل پاکر بصورت بلغم اور خون وغیرہ جسم کے کل اعضا میں پھر نکلتے ہیں اور اُنکا فضلہ جو باقی رہجاتا ہے وہ بصورت بول و براز یا عرق کے اخراج پاکر معدہ کو نئی غذا کیلئے خالی کر دیتا ہے غرض پہلی غذا کے ہضم ہونے اور اُس کی جگہہ نئی غذا کے پہنچنے کا سلسلہ ہی جسم کی تازگی اور قوت کا باعث سمجھا گیا ہے اب غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سلسلہ معتدل ریاضت بدنی کا نتیجہ ہے اور بس کیونکہ سستی یا بیکاری حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہے اور جب اُس اصلی حرارت میں ضعف وارد ہوا تو پھر اُس کا فعل کیونکر سالم رہیگا اور جب اُسکے فعل میں قصور ہوا تو گویا تندرستی میں خلل واقعہ ہوا اور تندرستی کا خلل خود زندگی کا خلل ہے۔ پس جب ہمارے جسم کی خلطیں اور اعضا محض ریاضت اور محنت سے ہی تازہ اور صحیح رہ سکتے ہیں تو پھر کچھ شک نہ رہا کہ ہماری پیدایش کی علت غائی سوا محنت کرنیکے اور کچھ نہیں اور جب ہم اپنے اعضا کو کسی قسم کی ریاضت یا محنت سے فارغ رکھتے ہیں تو گویا منشاء قدرت کے برخلاف عمل کرتے ہیں اور اِس خلاف ورزی میں کمزوری اور بیماری کی سزا کے متحمل ہوتے ہیں جسکے سزایاب بڑے درجہ کے لوگونکو عموماً اور مستورات کو خصوصاً پایا جاتا ہے۔ غرض وہ اشخاص جو زیادہ تر ساعت بے حرکت شغلوں میں صرف کرتے ہیں اکثر ایسے ایسے نقصانوں کے متحمل ہوتے ہیں اور جب کاہلی یا بیکاری کے ساتھ طبعی ہوا کی محتاجی بھی شامل ہو جاتی ہے تو تندرستی کے خراب نتایج اور بھی دو چند ہو جاتے ہیں۔ اِس تقریر سے یہہ نہ سمجھا جاوے کہ دل اور جسم سے اُنکی طاقت کے حوصلہ سے بڑھکر کام لینا چاہئے۔ نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے بھی اِن دونوں کو اِس قدر سخت نقصان پہنچیگا جسکا نتیجہ موت سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ پس ریاضت کو بھی اعتدال کی حد کے اندر ہی رکھنا چاہئے +

حفظانِ صحت کی چوتھی ضرورت ہے صفائی۔ حکیم مطلق نے خراب مواد و نکے اخراج کیلئے جسم کے ہر ایک حصہ میں بیشمار راستے مقرر کر چھوڑے ہیں جنکو مسام کہتے ہیں سخت ریاضت کے سبب بدن میں ایک قسم کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے جو فاضلہ مواد و نکو بصورت آب اِن مساموں کے راستہ خارج کرتی ہے اور یہہ آب یا عرق جسکو پسینا کہتے ہیں اگر مناسب طور پر خارج ہوتا ہے تو اُسکے ساتھ آدمی کے بدن کا زہر ہر روز آدھ روپیہ بھر سے کم نہیں نکلتا پس ضرور ہوا کہ مساموں کا منہہ ہر وقت کھلا رہے اور اِس ضرورت کے رفع کرنیکے لئے غسل سے بڑھکر اور کوئی علاج نہیں۔ وجہ یہہ ہے کہ میل اُنکے منہہ پر اکثر اُنکو باہر نکلنے سے بند کر دیتی ہے اور خارش وغیرہ جلدی بیماریوں کے ظہور کا سبب بنتی ہے پس روزانہ غسل کی نہایت ضرورت ہوتی ہے۔ صرف غسل پر ہی اکتفا نہیں بلکہ پہننے اور خواب کے کپڑے بھی ہمیشہ صاف اور پاک رہنے چاہئیں کیونکہ جسمی مواد میل کی صورت میں کپڑوں سے چمٹ جاتے ہیں اور پھر بدن کو لگ کر نہیں گھٹنے اور تندرستی میں خلل ڈالنے سے باز نہیں رہتے اِس امر کی ناواقفی یا بدعادتی کے سبب بہت آدمی جو غسل بدن اور احتیاط رخت سے غافل رہتے ہیں وہ نہ صرف اپنے جسموں کو بیمار بناتے ہیں بلکہ اوروں کی نظر میں مکروہ اور گھنیانے بنجاتے ہیں۔ دن میں ایکبار کا نہانا اور ہفتہ میں ایکبار کپڑوں کا دھونا خواہ وہ کیسے ہی موٹے جھوٹے کیوں نہوں کچھ تکلیف تو نہیں دیتا مگر صفائی کی عادت ڈالنے میں اول کوشش چاہئے۔ اِن چیزوں کی صفائی کے ساتھ سکونتی مکانکی صفائی بھی لازم ملزوم ہے کسی قسم کی غلاظت مثلاً میلا کا ڈھیر یا کھات کوڑہ یا بدبودار نالیئیں ہر وقت کا میلا یا خراب قسم کی انگوریں اُسکے قرب وجوار میں نہ رہنی چاہئیں اور صحن میں گائے بیل یا بھیڑ بکری کی رہایش مفلس آدمی جو علیحدہ مکان نہیں رکھتا اسیطرح معذور سمجھا جاسکتا ہے مگر جھاڑ دینا اور برتنوں خشک رکھنا اُسکے امکان میں ہے تعجب ہے چیدہ چیدہ مکانونکی بھی صفائی کا نام نہیں لیسکتے جبتک کہ اُنکے کل بازار اور مکانات نامصفا نہ رہیں بچونکو بچپن سے ہی صفائی کی عادت سکھلانی چاہئے ورنہ بڑی عمر میں نئی عادت کا سکھلانا دقت سے خالی نہوگا۔

خوی بد در طبیعتی کہ نشست + نرود جز بوقت مرگ از دست +

بقیہ بائبل کی پانچ خصوصیت اصلی جو کہ اُس کے منجانب اللہ ہونے پر شہادت دے رہی ہیں

پھر بائبل کی تعلیم جو کہ گناہ کی نسبت ہے اُس پر غور کرو دنیا میں گناہ کی نسبت خیالات مختلف اور غیر صحیح واقع ہیں بعض فرقے گناہ کے وجود کے منکر ہیں بعض خدا کو گناہ کا بانی کار بتلاتے ہیں اور بعضوں کا خیال گناہ کی نسبت اسقدر موٹا ہے کہ بعض اشیا کے کھا پی لینے کو گناہ مانتے اور جانتے ہیں اور اُنکے مرتکبوں کو مجرم ٹھہراتے ہیں برخلاف اِس قسم کے باطل توہمات اور بے اصل خیالات کے کلام الٰہی ہمکو بتلا رہی ہے کہ گناہ خدا کی نافرمانی اور حکم عدولی کا نام ہے اور خدا کی مرضی اور حکم الٰہی کے برخلاف چلنا اِس لئے ہر ایک جو کہ گناہ کرتا ہے خدا کے حضور سزا کے لایق ہوتا ہے پھر اُس میں یہہ بھی بیان ہوا کہ گناہ ایک بیماری کی مانند ہے جو کہ ہماری روح کے ہر ایک حصہ میں پھیل گیا اور اُسکا اثر انسان کی روح پر نجاست اور پلیدی ہے کہ ہر ایک انسان



جو گناہ کرتا ہو خدا کے حضور ناپاک و پلید ٹھہرتا ہے اور خدا کے حضور میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتا ہے بیان گناہ کا عمدہ اور کامل ہو ایسا کہ ہمارے اخلاق ادراکات اُسکو قبول و منظور کر لیتے ہیں اور ہمارے تجربہ کے ساتھ مطابقت بھی رکھتا ہو جسمیں یہہ بیان پایا گیا اُسکا الہامی ہونا ہی ثابت کرتا ہو ٭

اب بائبل کی نجات کی تعلیم پر غور کرو کہ کیسی عجیب و غریب بے مثل و مانند ہو کیسی خدا کی ذات اور صفات کے مناسب اور مطابق ہو ہماری اخلاقی تمیز اُسکو کیسی جلد قبول کر لیتی اور اُسکے حقانی ہونے پر گواہی دیتی بائبل میں بیان ہوا کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے جب تمام روئے زمین کے بنی آدم گناہ سے بھر گئے اور خدا کے حضور پلید اور لائق سزا ٹھہرے تو خدا نے جو رحیم و کریم ہو اور اُسکا فضل بے انتہا و عظیم چاہا کہ انسانکو کسی صورت سے نجات بخشے لیکن اِس سبب سے کہ خدا عادل و منزہ ہو نجات بھی بلا داشت جرایم اور رفع نجاست کے ناممکن تھی کل آدمزادوں میں ایسا کوئی بشر معلوم نہوا کہ تمام بنی آدم کے گناہ کی سزا اُٹھا لینے کی لیاقت اُس میں پائی جاوے اور اُنکو اُس پلیدی سے پاک و صاف کر دکھلاوے کیونکہ تمام آدمی زاد گنہگار بنا کوئی گناہ سے خالی نہ رہا ایک بھی نہیں اور نہ یہہ عقدہ آسمانی فرشتوں سے حل ہوا کیونکہ اگرچہ وہ پاک و مطہر ہیں اور گناہوں سے دور لیکن بسبب مخلوقیت کے اُن پر بھی واجب ہے کہ سارے دل و جان سے محبت کریں اور احکام الٰہی بجا لاویں اُنکی فرمانبرداری اُنکا حق ہو تب وے کیونکر خدا کی شریعت کو دوسرے کے بلکہ سارے جہان کے آدمی زاد کے عوض میں پورا کریں نہ اُن میں ایسی طاقت ہو کہ انسان کے گناہوں کی سزا کا بوجھ اُٹھا سکیں اِس حالت میں جب انسان عاجز اور بے اختیار اور بیچارہ کار اُسکو نظر نہ پڑا تب خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا اُس نے خدا کی شکل پر ہو کے خدا کے برابر ہونے کو غنیمت نہ جانا بلکہ اپنے آپ کو جلال الٰہی سے خالی کر کے ایک عورت سے ولادت پا کے شریعت کا تابع بنا تاکہ اُن کو جو کہ شریعت کے تابع ہیں مول لیوے اور وے لے پالک ہونیکا درجہ بخشے مسیح خداوند نے مجسم ہو کے گنہگاروں کا ضامن بنکر اُنکے عوض شریعت کو پورا کیا اور اُنکے گناہوں کی سزا اُٹھانے میں اپنے آپکو صلیب پر قربان کیا اُسکی قربانی برگزیدہ اور خدا کو پسندیدہ تھی کیونکہ وہ مُردوں میں سے تیسرے دن جی اُٹھا اور آسمان پر صعود کیا اب جو کوئی مسیح پر ایمان لاتا ہو اُسکی ضمانت کو وہی قبول کر لیتا ہو اور اُس کے ساتھ ایک جان اور ایک روح بنجاتا وہ گناہ کی سزا سے چھوٹ کر ہمیشہ کی خوشی میں شامل ہوتا ہو گناہوں کی نجاست سے رہائی پاکے پاک دل اُسکو ملتا ہو بوسیلہ روح پاک خدا ہدایت اور تاثیر بائبل کی تعلیم نجات کی بابت یہہ ہو کہ گناہوں کی سزا مسیح کی تابعداری اور کفارہ سے دور ہوئی اور گناہ کی نجاست خدا کی پاک روح کی تاثیر سے اسواسطے یوحنا کہتا ہو کہ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو اور فقط ہمارے ہی گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کا بھی جو کوئی اسبات کو زبان سے اقرار کرے اور دل سے قبول حیات ابدی اُسی کی ہو وہ ہر طرح کے دکھ اور تکلیف بیماری اور موت اور یاسی سے چھٹکر ہمیشہ کی خوشی میں شریک ہوتا ہو اور خدا کا فرزند اور لے پالک بنکر اُسکی تعریف و ستایش میں عمر گذرانتا ہو اسی کو سچی نجات اور ابدی حیات کہنا چاہیے یہہ بیان نجات کا کیسا عمدہ اور عجیب و غریب ہو کیسا کامل اور بے نقص خدا کی پاکیزگی اور رحمت دونوں کو روشن اور ظاہر کرتا ہو یہہ بیان صرف خدا کے لایق ہو اور جس کتاب میں مرقوم ہوا اُسکی الٰہی اصلیت ظاہر کرتا ہو ٭

ان تعلیمات کے سوا اور تعلیمات ہیں جو کہ ہمارے چال چلن اور ادائے فرایض خدا اور انسان کے فیما بین متعلق ہیں جنکا بیان بائبل میں مشرح ہوا اُن کو ملاحظہ کرنے سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہو کہ بائبل کتب الٰہی اور صحایف سماوی ہو لیکن اُسکا بیان اِسجگہہ میں لانا ضروری نہیں مسودہ طول طویل ہو جاتا ہو یہہ چند امور جو کہ صدر میں درج ہوئے کافی و وافی سمجھنے چاہئیں آیندہ دوسری خاصیت کا بیان کیا جاویگا ٭

منقولات

سچی دینداری کی حقیقت

از مومن مسیحی

نو مرید اکثر یقین کرتے ہیں کہ ہم ایمان لا کے اور مسیح کا اقرار ظاہر کر کے جنگ سے رہائی پا چکے ہیں شاید اگلے دوست اور دنیا خفا ہو کے ہمیں ستائینگے لیکن اندرونی روحانی جنگ تمام ہوئی ہو آگے ہم گناہ کے سبب سے خوف اور مصیبت میں رہے پر اب گناہ ہم پر سلطنت نکریگا اور خوشوقتی بے روک ٹوک دلمیں برابر پیدا ہوگی لیکن تھوڑی دیر میں وہ تجربے سے دریافت کرتے ہیں کہ مسیح کے سپاہی ہونے میں تمام جنگ نہیں ہوگئی ہی بلکہ بہت روحانی کشتی باقی ہو ہر کسی کی پیدایش اُنکی عمر کی ساری دوڑ نہیں ہو اور خدا کی طرف پھرنا تمام

دینداری نہیں ہو توبہ کرنا اور ایمان لانا صرف روحانی زندگی کا شروع ہو جیسا کہ نوپیدا بچے کو پالنا ضرور ہو ویسا ہی روحانی زندگی کی بڑہتی کے لئے روحانی خوراک اور خبرداری ضرور ہو +

سچی دینداری نہ صرف بعضے وقت کام آتی ہو ہر وقت اُسے سنبھال رکھا چاہئے صرف سبت کے دن اور بیماری یا تقدیر کے وقت اُسکا ظہور ضرور نہیں ہو بلکہ روز روز کے شغلوں اور آرام اور بات چیت میں جس دینداری سے پاک چال صادر نہیں ہوتی ہو سو حقیقی نہیں ہو ہر ایک کو مناسب ہے کہ نیکی کی بابت نت سرگرم ہو اور سچے دیندار ونکا یہی مقصد اور ارادہ ہوگا جو کوئی اُسکی بابت اکثر دنوں بے فکر رہے اُسے دیندار کاہے کو کہیں +

بہتیرے سمجھتے ہیں کہ بعضے بدیوں سے پرہیز کرنا دینداری ہو البتہ دیندار آدمی بدی سے پرہیز کریگا لیکن اگر اُسکی صفتوں میں نیکی کا پیار بھی نہو تو اُسکی چال کو دیندار ٹھہرانا بڑا سہو ہو دل سے خدا کی مرضی کو پسند کرنا اور اُسکے مطابق شوق سے چلنا حقیقی دینداری کی خاصیت ہو نہ بعضی بدیوں سے ہاتھ اُٹھانا اور نہ بعضی نیکیونکو کرنا کافی ہو ہر ایک بات میں کیا بڑی کیا چھوٹی ہو مسیح کے جلال کی خاطر نیکی کی پیروی کرنا اور مقدور بھر خدا کی مرضی بجالانا حقیقی دینداری ہو +

پھر جب خطا ہو کیونکہ ایسا کوئی آدمی نہیں جو خطا کار نہو تب فوراً اُس سہو سے آگاہ ہو کے توبہ کرنا دینداری کی ایک خاص صفت ہو اگر کوئی شخص گناہ کے سبب سے دل شکستہ نہو تو اُسکی دینداری ہیچ ہو +

آخر کوئی آدمی اپنے دل میں خدا ترسی اور نیکی کا پیار پیدا نہیں کر سکتا ہو سچی دینداری خدا کے فضل کی بخشش ہو اگر کوئی سچا ہونے چاہے تو خدا کی روح کی مدد نت مانگا کرے وہ روحانی زندگی کا دم ہو اور اگر دینداری اِس طرح سے سنبھال نرہے تو وہ خوشی جو نوپیدا اسکے اگلے تجربے میں ہوتی ہو ضرور جاتی رہیگی برابر گناہ اور امتحان اور سستی سے لڑنا ضرور ہو تا کہ دینداری سنبھال رہے اور خوشی اُس سے پیدا ہو +

تحقیق کے حق میں

از مخزن مسیحی

جب ہم کسی کام کی درستی اور نا راستی کے شک و شبہ میں پڑیں تو یہہ خیال کریں کہ آیا ہم اِس کام پر خدا کی برکت مانگ سکتے ہیں یا نہیں اگر اُسکے شروع یا تمامی پر برکت نہیں مانگ سکتے تو اُسے خدا کی مرضی کے برخلاف سمجھیں اور اگر اُسکام اول یا آخر میں خدا کی موجودگی اور برکت مانگ سکتے ہیں تو اُسے خدا کی مرضی کے موافق سمجھیں کہ یہہ بات یعنے خدا کی برکت اور موجودگی مانگنی اُس کام کی سچائی کا ایک نشان ہو کیونکہ ہمارا ہر ایک کام چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی مرضی سے علاقہ رکھتا ہو پس جس کام میں ہم خدا کی برکت مانگتے ڈرتے ہیں وہ خدا کی مرضی کے برخلاف ہو اور یہی ڈر اُسکام کی نادرستی کی دلیل ہے خدا کرے کہ ہمارا کوئی مسیحی بھائی کوئی ایسا کام نہ اختیار کرے جسپر خدا کی برکت نہ مانگ سکے +

مراسلات

بخدمت سامی جناب بہادر مہتمم نور افشان زاد نورہٗ

تسلیم - اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۵ء میں جو ایک مضمون از جانب مولوی الفت حسین صاحب مدرس انگلو عربی دہلی ازدواج بیوگان پر - تم ہوا ہو میں تہ دل سے شکریہ اُنکا ادا کرتا ہوں بلکہ تمام اہل ہنود کو اُنکا ممنون ہونا لازم ہو خاص کر بیوگان کو جن کی غریبی اور بیچارگی پر رحم کھا کر یہہ مقالہ باعث اُنکی ہمدردی کا ہوئے اور آیندہ کے واسطے وعدہ تحریک نسبت اِس کار خیر کے فرماتے ہیں - دل نے بے اختیار اُن کی اِس اُلفت ہم وطنی پر محو ہو چند کلمات لکھنے کو مجبور کیا ظاہر ہے کہ اب جو بیچاری بیوگان کو بعد انتقال خاوند کے بموجب حکم رسوم ہند کے حبس دوام و مقید عمر کا رہنا پڑتا ہو بانی مبانی اِس رسم قبیح کے ہماری ہی قوم کے لوگ ہیں - تو بھی وجہ اجرائے اِس بد رسم کی یہہ نظر آتی ہو کہ جس زمانہ میں برہمنونکا زور ہند پر ہوا اپنی لڑکیوں کو دوسری قوم میں نہ دینا اور دوسری قوم کی عورات کو اپنے ساتھ منسوب کر لینا بحکم خود رواج دیدیا جب اپنے گھر کی طرف نگاہ ہوئی فکر پیدا ہوا کہ اگر اِس رسم ازدواج ثانی کو جاری رکھا گیا بر وقت وفات کسی برہمن کے اُسکی عورت کو کسی دوسری قوم کا مرد پسند کرنیکی نوبت پہنچیگی اور شرافت و حکومت میں ضعف آویگا - اِسی سبب سے یہہ رسم قطعی ممنوعہ تصور کی گئی - افسوس کہ ظالموں نے یہہ خیال کیا کہ صرف ایک خاص وقت کے واسطے اپنی ضعف عزت کے لغو خیال پر تمام بیوگان ملک ہند کی گردن کشی پر کمر باندہتے ہیں یہہ ستم کب تک روا ہوگا - اب تمام ہندوستان کی بیوگان برہمنونکے سر انکو دعا دیتی ہیں اور صرف دوسری قومونکی عورات کا یہہ حال نہیں اگر برہمن بھی اپنی کھاٹ کے نیچے لاٹھی پھیریں نہ معلوم پردہ غیب سے کیا ظاہر ہو زیادہ لکھنا فضول ہو - اور یقیناً بلکہ تجربہ سے آنکھ دیکھی بات یہہ بھی کہتا ہوں کہ جن اچھے اچھے

برہمنوں اور دوسرے داناؤں سے توکر اِس امر کا آیا وہ بھی بدل چاہتے ہیں کہ رسم ازدواج ثانی بیوگان کو رواج دینا تمام ہندوستان کا باپ کاٹنا ہو الا ٹقبول شخصے کہ شرم کی ماری دوزخ کو جاتی ہو کوئی شخص نہیں ٹہاتا اور برہمن جس طرح دوسرے ہر امر میں اہل ہنود کے آگے ہو کر فتوی دیتے ہیں ویسے ہی اِس کام میں پیش قدمی کو کام میں لاتے ہیں۔ میں تمام برہمنوں کو ڈنڈوت کر کے التجا کرتا ہوں کہ اے مہاراج دیوتا جی آؤ باز آؤ کرپا کر کے ٹلو پچھلے گھر کے بیدوں کو سنسکرت کھو ان بیچاری بیوگان پر ظلم کی کچھ کمی نہیں رہی اب اُنکے حال پر رحم کرو۔ کوئی نئی پوتھی نکالو کہ رواج ازدواج بیوگان کا فروغ پکڑے گو اب جس طرح ہر ایک شادی میں دو دو گھر کو لوٹتے ہو عقد بیوگان میں خواہ اصلی شادی سے دُگنی بیٹ مقرر کر لو مگر تمام بے پناہ و بیچاری بیوگان کا ثواب اپنے طفیل سمجھو۔ ورنہ اہل ہنود نہایت ہی ظالم ٹھیرتے ہیں ہیں کہ برہمنوں کے جھوٹھے اقوال پر جو اصلی بیدوں کے بالکل خلاف ہیں بیوگان کا تمام عمر کا گھات کرنا کرم انصاف میں داخل سمجھتے ہیں۔ اکثر قصبات میں کمیٹیاں مقرر ہیں سست بجلیوں پر تو کچھ الزام نہیں بڑے بڑے دانا عالم و فاضل ممبران بھی کمیٹیوں میں شامل الّا وہ بھی خاموش نہ معلوم کس امر کے منتظر بیٹھے ہیں +

گورنمنٹ نے غلاموں کی خرید و فروخت میں تدابیر مناسب کیں اور اکثر ملکوں سے قطعی اِس رسم کو بند کیا مگر ہندوستان میں عورات کا رتبہ بھی غلاموں سے کچھ کم نہیں۔ حیات خاوند میں باہم مساوات کا درجہ رکھنا تو ایک طرف رہا بیوگان کو بھی مناسب آزادی نہیں ملتی۔ لوگوں نے دوسرا مطلب نہ جایز رکھنے ازدواج ثانی کا یہ سمجھ رکھا ہو کہ بعد انتقال خاوند کے جوان عورت اپنی عفت و عصمت میں رہے لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہو کہ نتیجہ اسکا برعکس ظہور میں آتا ہو۔ ایسی بیوگان نیک سیرت شاذ ہونگی کہ در پردہ نیکی کے ساتھ عمر کو بسر کریں اکثر عورات جنکے دلمیں ہوس محسوسات باقی ہو در بدر پھر کر بزرگوں کی نیکنامی میں رخنہ ڈالتی ہیں۔ اِس موقعہ پر یہ ذکر کرنا بھی ضرور ہو کہ اگرچہ گورنمنٹ کی جانب سے بیوگان کو دوسرے نکاح کی ممانعت نہیں الّا بیوہ کو بدکاری کی پاداش میں کچھ سزا ابھی تجویز نہیں کی گئی اور نہ اُن بدفعل مردوں کو کچھ سزا ملتی ہو جو باعث رخنہ اندازی عصمت بیوگان کا ہوتے ہیں +

اگر گورنمنٹ کے نزدیک انسب نظر آوے جہ صلاح اچھے اچھے داناؤں و عاقلان ہند کے اِس قاعدہ کو مقید کیا جاوے کہ بیوگان یا تو اپنی عفت میں رہیں ورنہ بطور جایز دوسرا نکاح حسب دلخواہ کر لیویں اور اگر بازار بیٹھنے کا قصد ہو امر دیگر ہو اور بدفعل مردوں کو بھی جس طرح بمقدمات زنا شوہر کے استغاثہ پر سزا ملتی ہو نسبت بیوگان کے اُنکے بزرگوں و وارثوں کے استغاثہ پر مجرم کو سزا ملے +

البتہ جیسے کہ عورات کا بعد وفات شوہر کے عقد ثانی نہیں کرایا جاتا مردوں کو بھی اسی قاعدہ کا پابند کیا جاوے تو بہ قول شخصے سہ قدر عافیت اُنکسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ اُنکو بھی مصیبت بیوگان کی کسی قدر ذہن نشین ہو اور جاہل برہمنوں نے کہنے سے جو ظاہری شرم کا برقعہ پہنے اندر ہی اندر بیوگان کی گردن پر چھری پھیر رہے ہیں پردہ اُٹھا ستم سے باز آنیکا قصد کریں جاہل برہمنوں کا لفظ اُن برہمنوں کی نسبت عاید سمجھنا چاہیے جو اپنے اصول و بیدوں کے اصلی مطالب سے محروم خود غرضی کے سبب سے علم آدمیوں کو دلایل لاطایل سُنا قایل کر لیتے ہیں اصلی برہمن وہ ہیں جنکا ذکر منشی گھنیا لعل صاحب الکھ دہاری کے رسالوں میں ملیگا اور نہ وہ ایسے ستم آمیز رسوم کو رواج دینے کی صلاح دیتے ہیں۔ اِس سے طرفہ یہ ہو کہ ہندوستان میں عورات کا بعد وفات شوہر کے بھی عقد ثانی نہیں کرایا جاتا اور مردوں کو بحالت حیات پہلی زوجہ کے دس مینں شادی کرنا بھی ممنوع نہیں۔

مولوی اُلفت حسین صاحب نے بیوگان کی بہتری و رفع جور کے واسطے البتہ تدبیر احسن فرمائی الّا جو نا انصافی شوہر و مع عورت کی نسبت وقوع میں آرہی ہو یقین کہ اُس کی جانب بھی توجہ فرماوینگے۔ بعضے امیر و مالدار لذات محسوسات کے تابع ہو کر اور بعضے عمر مناسب تک بھی انتظار نہ کر کے اولاد سے نا امید ہو کر عین حیات پہلی عورت کے دوسری شادی کر پہلی زوجہ کے حق اُلفت وغیرہ کو بالکل ضایع و تلف کر دیتے ہیں حالانکہ تولد اولاد باختیار خالق ہو تبدیل عورات سے ہرگز تعلق نہیں رکھتا اور اگر پہلی عورت بباعث کسی عارضہ کے استقرار حمل سے محروم رہی اُسکے واسطے اور دیہ درکار نہ کر اُسکے حق میں اَور نئی زحمت پیدا کرنی مگر افسوس کہ ایسے مالداروں نے یہی روا سمجھ رکھی ہو اگرچہ جو تکالیف اُن لوگوں کو پہنچتی ہیں کہنا کچھ ضرور نہیں۔ عاقلاں خود میدانند۔ الّا بہر صورت واسطے تدفعیہ اِس عذاب کے کوشش مقدم ہو۔ دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند میں عین حیات پہلے خاوند یا زوجہ کے دوسری شادی کا کرنا منع لکھا الّا اُسی دفعہ کے دو تین لفظوں نے تمام لوٹیا ڈبو دی جس کے ذریعہ مردوں کو دوسرا نکاح عین حیات پہلی زوجہ کے جایز ہو گیا اور عورات محروم رہیں یہ بھی ایک وجہ کم قدری و غلام سمجھنے عورات کی ہو کہ مرد بیخوف ہو کر

جو چاہیں عورات پر ظلم کریں عورات بیچاری کی پڑائے بس میں مردہ بدست زندہ پڑی رہیں۔ بہتر ہو اگر اس دفعہ کو ترمیم کر کے ہر فرد و بشر چہ مرد چہ عورت کو بحالت حیات پہلے عقد کے ثانی کی قطعی ممانعت ہو جاوے تاکہ مرد بھی بخوف سزا جرأت دوسرے نکاح کی نہ کر سکیں بعضے جاہل ایسے بھی ہیں کہ اگر کسی موقعہ پر اپنے خانگی معاملات معمولی میں اپنی زوجہ سے گفت و کلام کی نوبت پہنچی تو اسکی رائے درستی پر ہو کیوں نہو خواہ مخواہ ناراضگی پیدا کر کے محض بغرض تکلیف دہی پہلی عورت کے عقد ثانی کر لیتے ہیں اگر گورنمنٹ سے ممانعت کثرت مناکحت کی ہو جاوے بے وجہ ایسے ظلم و تکلیف دہی پر آمادہ نہوں البتہ اگر عورات کو بھی بحالت حیات خاوند کے اختیار عقد ثانی کا دیا جاتا مردوں کو حوصلہ ایسی دلیری کا نہ پہنچتا۔ بالفعل اس مضمون کو اسی جگہہ ختم کر کے اخبار نویس صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ حتی الامکان اُن مضامین کو جو رفاہ عام کے تعلق اور بنا جنگی ایسے رسم و دفعہ ظلم پر مبنی ہو انگریزی اخباروں کے کسی گوشہ میں بھی جگہہ دیا کریں تاکہ حکام بالادست بذات خود بھی ملاحظہ فرما کر جو امور قابل امداد گورنمنٹ ہیں اُن میں ساعی ہوں ۔ راقم بندہ احمد گر رشتہ دار حکام اخبار سیالکوٹ

سیاحت اقلیم کشمیر

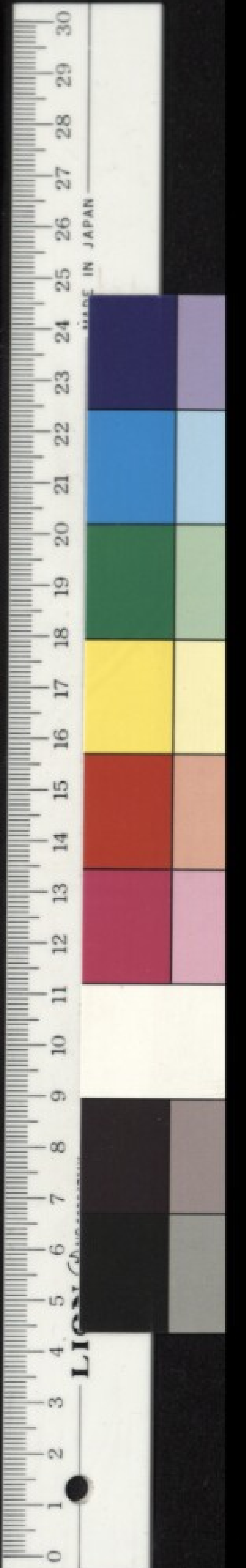
سیاحت کشمیر جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے ہمارے دفتر میں بہت عرصہ سے آئی ہوئی تھی ہم رکھ کر بھول گئے اب جا کہ نظر پڑی چونکہ خالی از لطف نہیں ہے اسواسطے اب شایع کرتے اور صاحب راقم سیاحت سے اس دیر کی معافی مانگتے ہیں علامہ عصر فہامہ دہر راست بیان صاحب مہتمم نور افشاں دام بدایتہم و عنایتہم۔ بعد ذکر مناقب مناسب مراتب گورنشاط و داغ رائے والا باد کہ حسب الوعدہ کیفیت مختصر کشور کشمیر بے نظیر ارسال بخدمت اکثیر الاثر بیجا تھا ہے امید کہ حضور موفور السرور اسکو اپنے اخبار نور نثار میں زیب طبع فرما کر نیاز مند کو ممنون احسان بے پایان فرماوینگے۔ اور چونکہ بعد حصول مُدہ امرتسر ایک سفر دیگر ضروری اور چند عوارض مکاتب کے پیش آگئے تھے اسلئے کیفیت مندرجہ ذیل کو خدمت عالیہ میں تعجیلاً ارسال کرنے سے مجبور و معذور رہا معاف فرماویں ۔

ناظرین اخبار باوقار پر پوشیدہ نرہے کہ نیاز مند حسب الارشاد عالیجناب مستر لائق تعریف و توصیف راجرٹ کلارک صاحب ۱۰ اپریل ۱۸۸۸ء کو ہمراہ ملازمیں صاحب موصوف و ڈاکٹر نکسول صاحب روانہ بجانب کشور کشمیر ہوا اور گیارہ اپریل کو ہمارا مقام سرا ظفروال تحصیل ضلع سیالکوٹ میں ہوا تاریخ صدر کی شب کو چوروں نے شفا خانہ مشن کشمیر کے دو صندوق مقفل بیروں از سرائے لیجا کر توڑ ڈالے اور جب بجز آلات جراحی زر نقد اُن میں نہ پایا تو بعض اشیا نادر کو لیکر اور باقیماندہ کو نقصان شدید پہنچا کر شکستہ صندوقوں سمیت زراعت گندم میں پھینکے اور راہی ہوئے اسلئے ۱۲ تاریخ کو پولیس کی تحقیق و تفتیش کے باعث ہمارے یوم السبت کی تعمیل و تکمیل میں التوا پڑ گیا اور مال مسروقہ بھی برآمد نہوا اور شفا خانہ مشن کشمیر کا علم عقریب چار سو روپیہ کا نقصان و زیان ہوا ہوگا۔ اور چونکہ وہاں چہار طرف قوم سانسیاں مطلق العنان کی موجود ہے اور اس قوم کا پیشہ علی الخصوص قدیم سے چوری و ڈکیتی چلا آتا ہے اور قوم مذکورہ صدر کما حقہ زیر حراست نہیں رہ سکتی اسلئے اغلب ہے کہ یہہ فعل شنیع اسی قوم سے وقوع میں آیا ہو ۔

بیان بیت السلطنت جموں ۱۵ ماہ صدر کو ہم نے جموں میں داخل ہو کر نزول گاہ میں قیام کیا اور تاریخ صدر میں ہمارے صاحبان بھی بسبیل ڈاک فرودگاہ مذکورہ بالا میں رونق افروز ہو گئے۔ ۱۶ تاریخ کو ہمارے مخدوم مانحن حضور سر مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات حاصل کی اور عالیجناب سر مہاراجہ صاحب بہادر بنہایت خندہ پیشانی و خوش بیانی کے ساتھہ پیش آئے اور مزاج پرسان ہوئے اور تا قیام ہمارے سلاطین سر مہاراجہ صاحب بہادر کے صدر دولت سے نذر وغیرہ ہر روز ہمارے مقام پر آتا رہا ۔

بیان آبنوشی۔ جموں میں جو لوگ اہل دول و امیر ہیں انکے لئے تو دریائے توے کا پانی آتا ہے لیکن دیگر جملہ لوگ عام و خاص تالابوں کا پانی پیتے ہیں جو بباعث غسل و پارچہ شوئی اور آب نوشی خنازیر بنہایت بد رنگ و غلیظ رہتا ہے۔ بھلا ایسا پانی پینے سے ہندو پن کہاں رہا ۔

بیان سفر کوہستان مابین جموں و کشمیر نو منزل ہے درمیان بڑے پہاڑ بلند پہاڑ نہایت دشوار و سخت گذار پیش آتے ہیں جنکی چوٹیاں فلک سے باتیں کر رہی ہیں اور جن پر اکثر اوقات برف بکثرت منجمد رہا کرتی ہے چنانچہ دوسری منزل کے شروع میں قصبہ دنسال کی وہاں آتی ہے جسکے سلسلہ کی ایک بلند شاخ کی غار میں بفاصلہ ۱۵ کوس فرودگاہ دنسال بشنو دیوی کا معبد و بتخانہ موجود ہے شاید اسی وجہ کو شاہراہ ہندو میں کمال گوشہ کہتے ہیں درمیان پانچویں منزل کے وہاں لدہ بنہایت بلند قایم ہے ہمارے خیال میں شاید اسی وجہ کو شاہراہ جوری میں رتن پیر کہتے ہیں۔ درمیان نویں منزل کے بیر پنجال خود حایل ہے جو تقریباً پنجاب و کشمیر کو تقسیم کرتا ہے اس کوہ بلند و دشوار گذار کی چڑہائی کے مابین ہمارے گھوڑے کے سائیس نے جو پہلی منزل سے بمع اپنے اسپ زین پوش ہمارے ساتھہ حکماً



آئے تھے ہم سے کہا کہ اب برف پر گھوڑیکا گذر مشکل و محال ہو رہیں معنے کہ خطرہ جان کمال ہو یہہ انکی محض دہوکہہ بازی ساری تھی اسلئے کہ آمد و رفت اسپان ابہی راستہ سے جاری تھی الّا ناگزیر ہمنے اپنی نادانستگی و مضطرابی میں بلا تامل بے اختیار اُنکے قول کو تسلیم کیا اور گھوڑیسے اوتر کر اُنسے بعجز و انکسار کہا کہ برائے خدا ہمیں کسی صورت سے منزل مقصود پر پہنچاؤ بس ہمارے کلام عجز نشان کو سنکر ایک سائیس تو فوراً گھوڑیکو لیکر کافور ہوا اور دوسرے نے پیادگان و سواران کا راستہ چھوڑکر ہمیں بیراہ بادیہ ہلاکاہ میں ڈالا جہاں خطرہ جان بے بیان تھا الّا الحمد اللہ کہ نیاز مند حقیقتہ بجد و آسانی و تائید سبحانی اور بجانا اُس کس ناکس کی کسی قدر رہنمائی و دستگیری سے بعد بادیہ پیمائی حواس باختہ خستہ و خراب بدل مضطر و جان بے تاب بہزار دشوار اُس پہاڑ سخت آثار پر چڑہا اور ہزار جان سے سجدہ شکر بدرگاہ منزل رساں راہ گم کردگان کیا بالجملہ ہمارے مشایخین اس کوہ برفانی و انشا کی اوترائی کے بعد ولایت کشمیر دلپذیر میں داخل ہوکر چشمہ بیری ناگ پر جلوہ افروز ہوئے +

یہہ چشمہ نہایت عمیق و ستدیر آب مُصفا و شفاف اور نفیس لطیف مچھلیوں سے معمور بھرپور ہو اور رود جہلم کا اصل مخرج - اس منبع سے ہر وقت ایک نہر کلاں کے برابر پانی جاری رہتا ہو اسکے چوگرد پرانی شاہی عمارات اور ایک عمدہ فرودگاہ سرکار مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر حال کیجانب سے تعمیر کی ہوئی موجود ہو - الغرض یہاں سے ہمارے اکابرین نے اپنی علو ہمتی سے ہنگام قطرہ افشانی ہی میں آگے کو قدم رنجہ فرمایا اور متصل قصبہ اسلام آباد دریائے جہلم کی کشتیوں پر سوار ہوئے ایک شب و نیم روز میں ۴۰ کوس کی مسافت قطع کرکے اول مئی کو امارت گاہ سری نگر کے قریب منشی باغ کے ایک دو منزلی کوٹھی میں فروکش ہوئے - القصہ نیاز مند نہایت شاداں و فرحاں ایزدی رحمان منزل رساں کا شکریہ ادا کرتا اور بار بار یہی کہتا تہا ستہ لقد الحمد ٹہکانے لگی محنت میری + طے ہوئی آجکی منزل میں مسافت میری اس سفر میں کسی کسی منزل پر وعظ بھی ہوتا رہا اور سامعین خوب سُنتے رہے مگر افسوس کہ وہ لوگ نہایت ضلالت و جہالت کی تاریکی میں رہتے ہیں ہادی حقیقی انپر رحم فرماوے + نرنجن داس الیاس باقی آئیندہ

اخبارات ملکی و ولایتی

مہاراجہ گائیکوار کی گرفتاری سے اُنکی فوجکو خوب سو تو حاصل ہوا ہو اسلئے کہ دو رسال سے جو اُنکی تنخواہ نہیں ملتی تھی اب دیجاویگی +

مقدمہ کی تحقیقات کیلئے سر رچرڈ کوچ صاحب اور سر دنکر ماڑ صاحب بطور کمیشن مقرر ہوئے ہیں +

پونا میں بہت سے ہندو و مسلمان اور پارسیوں کا ایک بڑا مجمع ہوا جس میں سبنے متفق ہوکر گورنمنٹ سے درخواست کی کہ مہاراجہ گائیکوار کے مقدمہ کی تحقیقات بذریعہ یوروپین اور ہندوستانی کمیشن کے کی جائے +

کلکتہ کے ایک اخبار میں مرقوم ہو کہ مشہور خاندان ٹگور میں سے ایک شخص نے دین عیسوی کو قبول کرکے جرجی کے ایک پادری کے ہاتھ سے بپتسما حاصل کیا +

مرہٹی اخبار کا ایک کارسپانڈنٹ رقمطراز ہو کہ مہاراجہ گائیکوار قید میں ازبس رنج و اضطراب کی حالت میں راتوں کو ستارہ شماری و بیقراری میں بسر کرتے لیکن دنکو خوب سوتے ہیں +

پادری برگس صاحب کی مدراس کی عدالت پولیس میں بدین الزام طلبی ہوئی کہ انہوں نے بصلاح ایک معلم مشن اسکول کے ایک لڑکے کو اپنے مکان میں رکھکر اُسکے والیان کے گھر میں نجانے دیا لیکن اُس لڑکے نے حاضر ہوکر بیان کیا کہ میں عیسائی ہونے چاہتا ہوں اور میں برضی خود پادری برگس صاحب کے مکان پر گیا تھا اور مجھکو نہ کسی نے کچھ ترغیب دی اور نہ مجھ پر کسی طور سے تشدد ہوا - چونکہ وہ لڑکا عمر میں ۱۶ برس سے زیادہ تھا مجسٹریٹ نے مقدمہ کو خارج کرکے لڑکے کی نسبت یہہ حکم سُنایا کہ وہ آزاد ہو جہاں اُسکا جی چاہے رہے +

پادری رابرٹ بروس صاحب جو عرصہ دو تین سال سے فارس میں مقیم تھے انگلستان کو واپس جانے پر ہیں وہاں پہنچکر وہ بیبل کے بعض حصوں کا ترمیم شدہ ترجمہ فارسی جسکے لئے وہ فارس میں گئے تھے چھپوائینگے صاحب موصوف وہاں ایک علحدہ مشن قایم کرینگے نہیں لیکن چرچ مشنری سوسایٹی کیطرف سے رخصت پر گئے تھے لیکن صاحب موصوف کے تشریف لیجانے سے اسکام میں کچھ نقصان عاید نہیں ہوگا کیونکہ کمیٹی نے مسٹر ڈونش صاحب کی درخواست (جواپنی کوشش سے کافرستان میں جانیکے لئے مشہور ہیں) بجاء بروس صاحب کے منظور کیا ہو اسلئے کہ اور کوئی لائق پادری صاحب اسکام کیلئے دستیاب نہوا +

مسٹر ڈلوے صاحب وریبیا واتر کے متصل ایک مکان ڈلوے سینٹوریم نام بنوا رہے ہیں اس مکان کی تعمیر میں پندرہ لاکھ روپیہ صرف ہوگا اسمیں درجہ اوسط کے مریض رہینگے جو اپنے کھانے پینے کا انتظام خود کر سکیں - اگیہم کے متصل ایک جگہہ میں جسکو مسٹر ڈلوے صاحب نے خرید کیا ہو عورات کیلئے ایک یونیورسٹی قایم کرنے کی بہی تدبیر ہو رہی ہو اور اسکی تعمیر میں بیس لاکھ

سے زیادہ صرف ہوگا اور وہاں اعلی درجہ کی تعلیم دی جائیگی مسٹر ڈوے صاحب گویونکے کارخانوں کیلئے بہت ہی مشہور ہیں +

جناب ویسرا بہادر ۱۵ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہوکر ۱۷ کو دہلی میں داخل ہونگے پہر بعد ملاحظہ پٹیالہ کے شروع اپریل میں رونق بخش شملہ ہونگے +

ہندوستان میں ماہ جون ۱۸۸۳ء تک کل ۱۰۴۴۱ میل کے درمیان ریلوے لین جاری تھی +

بنگال کے بہت سے حصوں میں چاول کی فصل عمدہ ہوگئی اور اکثر اچھی پیداوار ہوئی +

کلکتہ ۲۲ جنوری کو حسب معمول اہل برہمو سماج کا سالیانہ جلسہ ہوا ۲۳ کو ٹون ہال کلکتہ میں قریب دو ہزار اشخاص کے بابو کیشب چندر سین صاحب کی لکچر سننے کو جمع ہوئے +

دریائے چناب کا ریلوے پل جلدی تمام ہونے پر ہر دنیا کے سب پلونسے یہہ پل طول میں زیادہ ہی +

لکھنؤ میں دو یوروپین لڑکے ایک بندوق سے کھیل رہے تھے اور انکو معلوم نہ تھا کہ وہ بہری ہوئی ہی ایک نے انمیں سے کل کو کھینچ لیا جس سے دوسرا لوڑکا جاں بحق ہوا +

مہاراجہ گائیکواڑ کے مغربی دارالخلافہ سے قیمتی دس لاکھ روپیہ کا سیم وزر پایا گیا ہی +

لنڈن میں ۲۵ دسمبر کو سمندر میں ایک جہاز کے (جو ماہ ستمبر میں دریائے ٹمس سے جزایر نیوزیلینڈ کو روانہ ہوا تھا) جل جانیکی خبر پہنچی تھی اُسمیں کل ۴۰ آدمی سوار تھے جنمیں سے صرف تین بچ نکلے باقی سب کے سب ہلاک ہوگئے ہیں انمیں سے ایک اپنے بچنے کی کیفیت اسطرح بیان کرتا ہی جب ہم جہاز سے الگ ہوگئے تو افسر جہاز کو در کر کشتی کی طرف تیر گیا ہم نے اُسکو اور ایک مسافر عورت کو تیر کر مدد دی چونکہ کشتی میں ۳۴ آدمی سوار تھے وہ جہاز سے دور دور ہوتے رہے جہاز کے بیچ کا بادبان گر پڑا جس سے بہت سے آدمی ہلاک ہوگئے اور جہاز کا پچھلا حصہ جلگیا ایک مسافر نے مجھ سے کہا کہ میں نے دیکہا ہی کہ کپتان جہاز نے اپنی بی بی کو پہینکدیا اور اسکے پیچھے خود کود پڑا اور ڈاکٹر کپتان کے بیٹے کو گود میں لیکر کود ا اور وے سب ڈوب مرے گیارہ روز بعد یعنے ۲۲ ستمبر کو شدت موسم سے تشنگی سے ہم سبکو ازبس تکلیف ہوئی ایک آدمی جب کشتی کو چلا رہا تہا گر کر ڈوب گیا تین آدمی بباعث پینے پانی سمندر کے پاگل ہو کر مرگئے اور ہم نے انکی لاشونکو پہینکدیا ۲۳ کو تیزی ہوا اور طغیانی سمندر سے پانی برابر جوش مارتا رہا ہم نے بادبان وغیرہ کو توڑ کر لنگر سے پیچھے باندہ دیا تہا جس سے کشتی ذرا تھم گئی مگر وہ صرف رسوں سے بندہی تھی جو جلد ٹوٹ گئے چار آدمی اور مرگئے لیکن ہم پر گرسنگی و تشنگی ایسی غالب تھی کہ ہم نے انکا خون پی لیا اور دو کا جگر کھا گئے اور اُسروز ہمارا چپو بھی گر گیا اسلئے کہ کشتی چلانیوالا اُسکو تہام ۲۸ کو شدت ہوا سے ہم نے ایک اور لنگر بنا کر مردگان کے کپڑوں وغیرہ سے باندھا لیکن اُسروز ۸ اور آدمی مرگئے ۲۵ کو قلت ہوا اور شدت طپش سے چند آدمی مرگئے اب ہم صرف آٹھہ بچگئے تین تو حواس باختہ تھے اور ہم سب بہت ہی بیکل ہو رہے تھے ۲۶ کو علی الصباح طلوع آفتاب سے پیشتر ایک جہاز ہمارے پاس سے بڑی تیزی سے گذر گیا ہر چند ہم نے آوازیں دیں مگر کچھ جواب ملا جس سے ہم بالکل مایوس ہوگئے اب ایک اور مرگیا اور ہم مردونکا خون برابر چوستے رہے ۲۷ کو چاروں طرف سے باد تند چلی اور بارش بھی ہوئی لیکن ہم کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہوا ایک کو تو ہمنے سمندر میں پہینکدیا لیکن بباعث ضعف کے دو سر کو نہ اٹھا سکے اب ہم پانچ رہ گئے ایک تو بالکل پاگل ہوگیا تہا جسنے تین مرتبہ اپنے تئیں سمندر میں ڈالنے کی کوشش کی تھی ہماری حالت نہایت ہی مہیب تھی اور ہم سمندر کا پانی پیتے تھے ہم سب اونگہہ رہے تھے اتنے میں اُس دیوانے نے میرے پاؤنکو دانتوں سے کاٹ کر مجھے بیدار کیا اور میں نے ایک جہاز کو اپنی طرف آتے دیکھا وہ جہاز لیورپول کا برٹش جہاز کلکتہ سے ڈنڈی کو جارہا تہا جہاز والوں نے ہم پانچونکو اپنے جہاز میں چڑہا کر ہر طرحکی مہربانی سے سلوک کیا لیکن دو تو مرگئے اور ہم تینوں کو جزیرہ سینٹ ہلینا میں پہنچا کر اُتار دیا +

لودیانہ ۳۰ جنوری ۱۸۸۴ء کو جلسہ ہندو اسکول کا واسطے دینے انعام طلبا اسکول مذکور کے منعقد ہوا اکثر صاحبان اور رئیسان شہر تشریف لیگئے مینجر ہندو اسکول نے بعد ادائے شکریہ حاضرین جلسہ کے انعام طلبا کو تقسیم کیا +

۳۰ جنوری ۱۸۸۴ء کو قریب ۵ بجے شام کے ایک چار بجے سر میں ضرب شدید لگی کیفیت جسکی یوں سننے میں آئی ہی کہ چودہری امر سنگھ صاحب کے یہاں ایک شادی تھی حسب دستور ہونے پیسوں وغیرہ کے چار رند کو رکسی چھت میں آگیا +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

پنجاب یونیورسٹی کالج

پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات زبانہائے مشرقی منعقدہ دسمبر ۱۸۸۳ء میں طلبا مندرجہ ذیل شریک ہوئے

	تعداد طلبا جو امتحان میں شریک ہوئے	تعداد طلبا جو کامیاب ہوئے
داخلہ	۱۱۴	۵۹
پروفیشنسی	۱۹	۸
ہائی پروفیشنسی	۷	۳

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ای ایم ویری صاحب کے چھپا